سوال

(225) دستاویزی 'تعلیمی اور سائنسی فلموں کی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بریڈفورڈ سے منیر احمد لکھتے ہیں

آپ کا شائع کردہ پرچہ باقاعدگی سے پڑھتا ہوں جس سے کافی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ پچھلے دنوں ایک سوال نظر سے گزرا جس میں جناب عبدالحفیظ نے دریافت فرمایا کہ ویڈیو فلموں کی کمائی سے مسجد کے لئے چندہ دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

آپ نے جواباً کہ ویڈیو فلموں کی کمائی سے مسجد کے لئے چندہ دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ آپ نے جواباً تحریر فرمایا کہ ایسی فلم یا فلمیں جن میں دین کے خلاف کوئی بات نہ ہو یا اس سے بے حیائی اور بدکاری پھیلنے کا اندیشہ نہ ہو تو ایسی کمائی کو حرام قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس سلسلے میں گزارش ہے کہ مذہب اسلام میں گانے بجانے کو حرام قرار دیا گیا ہے اور آج کل کے زمانے میں شاید ہی کوئی ایسی فلم ہو جس میں گانا بجانا نہ وہ اور یہی گانا بجانا اسلام میں حرام ہے جو کہ مندرجہ ذیل حوالہ جات سے ثابت ہے۔ حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ تم لوگ گانے سے پرہیز کرو کہ وہ شیطان کی طرف سے ہے اور اللہ کے نزدیک شرک ہے اور سوائے شیطان کے نہیں گاتا۔ (عین الہدایہ جلد ۲ ص ۲۲۳)

اس کے بعد کچھ اور کتابوں کے حوالے دیئے ہیں جن میں گانے بجانے کو حرام یا ناجائز کہا گیا ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ آپ ہی انصاف سے بتلایئے کہ کون سی ایس ویڈیو فلموں کی دوکان ہے جہاں ناچ گانے والی فلموں کی خرید و فروخت نہیں ہوتی۔ گستاخی معاف تو پھر آپ نے کیسے تحریر فرمادیا کہ اس کمائی کو حرام قرار نہیں دیا جاسکتا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

گانے بجانے کے ناجائز ہونے میں تو کوئی اختلاف نہیں اور فحش اور بے ہودہ گانوں کے حرام ہونے میں بھی کوئی کلام نہیں۔ ہاں البتہ اس سلسلے میں آپ نے حضرت جابر کے حوالے سے جو حدیث لکھی ہے کہ اللہ کے نزدیک شرک ہے۔ اس طرح کہ الفاظ مجھے تلاش کرنے کے باوجود کسی حدیث میں نظر نہیں آئے۔ اس طرح لہو ولعب اور کھیل تماشہ کے بارے میں جو دوسرے حوالے آپ نے تحریر کئے ہیں' وہ بھی اپنی جگہ درست ہیں اور ظاہر ہے کہ حرام کاموں کے ذریعے حاصل کی گئی کمائی بھی حرام ہی ہوگی۔ لیکن میں نے گزشتہ کسی سوال کے جواب جو یہ تحریر کیا تھا کہ ایسی فلمیں جن سے فحاشی اور بے حیائی پھیلنے کا اندیشہ نہ ہو تو ایسی کمائی کو حرام قرار نہیں دیا جاسکتا اس کا مطلب واضح ہے کہ اگر ایسی فلمیں ہوں یا ایسی فلمیں فروخت کی جائیں جن میں یہ قباحتیں نہیں ہیں تو ایسی کمائی جائز ہے۔ رہی یہ بات کہ میں آپ کو ایسی دوکان بتاؤں جس میں اس طرح کی فلمیں فروخت ہوتی ہوں یا ایسی فلم کا نام آپ کو بتاؤں جس سے بے حیائی یا ناچ گانے کا کام نہیں لیا جاتا تو یہ میری ذمہ داری نہیں۔ میں نے تو ایک اصول بتایا ہے۔ اگر اس کے مطابق کوئی دکان یا

فلم ایسی نہیں ملتی بلکہ سب میں گندے اور غلط کام ہیں تو یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔ میں دکانوں یا فلموں کے نام لے کر آپ کو نہیں بتا سکتا کہ فلاں فلم دیکھا کریں اور فلاں نہ دیکھا کریں یا فلاں دکان سے ویڈیو کی فلمیں ملتی ہیں اور فلاں سے نہیں۔ ہاں البتہ اتنی بات ضرور لکھوں گا کہ دستاویزی ٗ تعلیمی ٗ سائنسی اور دوسری کئی قسم کی ایسی فلمیں ہیں جن میں بے شمار اچھے پہلو ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر کوئی دکان دار صرف ایسی فلموں کا کاروبار کرتا ہے تو اسے آپ حرام ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے مطلق طور پر یوں ہی بغیر سوچے سمجھے یہ کہہ دینا کہ ہر فلم حرام ہے یا ہر فلم کا کاروبار کرنے والے کی کمائی حرام ہے۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ شریعت نے حلال و حرام کے کچھ اصول متعین کردیئے ہیں ان کے مطابق ہر زمانے میں مختلف کاموں یا ایجادات کو پرکھ کر فیصلہ کرسکتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص485

محدث فتویٰ